REGD No. L.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ
یوم چہار شنبہ
۵ رمضان المبارک ۱۳۷۶ھ
فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۴۷/۱۲ | ۲۶ امان ۱۳۳۶ ہش ۲۶ مارچ ۱۹۵۷ء | نمبر ۷۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۵ مارچ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا
"طبیعت ابھی خراب ہی ہے کراچی سے آنے پر کچھ فرق پڑا تھا۔ مگر دانت کے درد کی وجہ سے پھر تکلیف ہو گئی"
احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ میں یوم جمہوریہ کی تقریب نہایت اہتمام سے منائی گئی

مساجد میں پاکستان کی ترقی اور استحکام کے لئے دعائیں۔ اہم عمارتوں اور بازار میں چراغاں

ربوہ ـــ مورخہ ۲۳ مارچ بروز اتوار ربوہ میں "یوم جمہوریہ" کی تقریب نہایت اہتمام سے منائی گئی۔ علی الصبح نماز فجر کے بعد تمام مساجد میں پاکستان کی ترقی اور استحکام کے لئے اجتماعی دعائیں کی گئیں۔ مسجد مبارک میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے پاکستان کی ترقی اور اس کے استحکام کے لئے خاص طور پر دعائیں کرنے کی طرف اختصار کے ساتھ توجہ دلائی۔ بعد ازاں آپ نے ایک لمبی اجتماعی دعا کرائی۔ جس میں تمام احباب شریک ہوئے۔ اس روز "یوم جمہوریہ" کی خوشی میں صدر انجمن احمدیہ پاکستان اور تحریک جدید کے جملہ دفاتر اور ماتحت اداروں نیز ربوہ کے کالجوں اور مدارس میں عام تعطیل رہی۔ صدر انجمن اور تحریک جدید کے دفاتر پر پاکستان کے پرچم اور لوائے احمدیت لہرائے گئے۔ رات کو مسجد مبارک اور دونوں دفاتر کی عمارتوں پر بجلی کے رنگ برنگے قمقموں کے ساتھ چراغاں کیا گیا۔ نیز گول بازار کے دوکانداروں نے اپنی دوکانوں پر اور لوگوں نے اپنے مکانوں کی چھتوں پر روشنی کر کے خوشی منائی۔ اس موقعہ پر وکیل انجمن احمدیہ ربوہ نے جنرل پریذیڈنٹ کی طرف سے صدر سکندر مرزا۔ وزیر اعظم جناب ملک فیروز خان نون گورنر مغربی پاکستان جناب اختر حسین اور وزیر اعلیٰ مغربی پاکستان نواب مظفر علی قزلباش کے نام مبارکباد کے تار ارسال کئے گئے۔

انڈونیشی فوج نے نصف سماٹرا پر قبضہ مکمل کر لیا

میدان اور دوسرے شہروں کے درمیان فضائی آمد و رفت شروع ہو گئی

جکارتہ ۲۵ مارچ۔ انڈونیشی حکومت کے ایک اعلان کے مطابق سرکاری فوجوں نے وسطی سماٹرا کے نصف حصہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور اب وہ تیزی کے ساتھ دوسرے علاقوں کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ یاد رہے کہ وسطی سماٹرا کے فوجی لیڈروں نے اپنی ایک انقلابی حکومت قائم کر کے مرکز سے بغاوت کا اعلان کر دیا تھا جس کے بعد سے مرکزی حکومت نے اس علاقے پر اپنا تسلط بحال کرنے کے لئے فوجی کارروائی شروع کر رکھی ہے۔ دریں اثناء شمالی سماٹرا کے دارالحکومت میدان اور دوسرے شہروں کے درمیان فضائی سروس آج پھر شروع ہو گئی۔ اس شہر پر اتوار ۱۶ مارچ کو باغیوں نے قبضہ کر لیا تھا جس کے بعد سرکاری فوج نے اسے باغیوں سے چھین لیا۔ کچھ عرصہ تک غیر یقینی صورت حال کے بعد اب سرکاری فوجوں نے پھر اپنا قبضہ مستحکم کر لیا ہے۔ میدان سے آنے والے مسافروں کا کہنا ہے کہ شہر میں صورت حال بحال ہو رہی ہے۔ لیکن حکام نے شہریوں کو یہ ہدایت کر رکھی ہے کہ وہ حتی الوسع اپنے گھروں میں رہیں۔

امریکہ ایک اور سیارہ چھوڑے گا

کیپ کینیول ۲۵ مارچ توقع ہے کہ امریکی بری فوج اس ہفتے ایک اور مصنوعی سیارہ فضا میں چھوڑے گی۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اس سلسلے میں کافی انتظامات مکمل ہو چکے ہیں۔ واضح رہے کہ امریکہ کا پہلا مصنوعی سیارہ ایکسپلورر بھی بری فوج نے ہی جوپیٹر راکٹ کی مدد سے فضا میں پھینکا تھا۔

شامی فوج کے چیف آف سٹاف کا استعفیٰ

قاہرہ ۲۵ مارچ۔ شامی فوج کے چیف آف سٹاف جنرل بزری اپنے عہدے سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ ایک اعلیٰ مصری ذریعے نے بتایا کہ اس استعفے کا مقصد شامی فوج کو سیاسیات سے دور رکھنا ہے۔

صاحبزادی امۃ القیوم بیگم صاحبہ سلمہا کی صحت کے متعلق اطلاع

امریکہ سے آمدہ تازہ خط سے صاحبزادی امۃ القیوم بیگم صاحبہ سلمہا کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ گو زخم کے ٹانکے کھول دیئے گئے ہیں۔ لیکن ابھی تک پٹی بندھی ہے۔ اور زخم میں سے کچھ خون وغیرہ رستا ہے۔ ویسے آپ ہسپتال سے باہر آ گئی ہیں۔ ڈاکٹروں نے اپریل کے شروع میں دوبارہ معائنہ کرانے کو کہا ہے۔ اپریشن کے وقت اپنڈکس بھی کاٹ دیا گیا تھا۔

یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ اپریشن سے دو تین روز قبل بوٹ پر پھسل جانے کی وجہ سے صاحبزادی امۃ القیوم صاحبہ کے پاؤں میں چوٹ آ گئی تھی۔ جسے شروع میں موچ سمجھا گیا۔ مگر بعد میں ایکسرے پر معلوم ہوا کہ پاؤں کی ہڈی میں فریکچر ہو گیا ہے اس کے علاج کے لئے ڈاکٹروں نے پاؤں پر پلاسٹر باندھا ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے چلنے پھرنے سے معذوری ہے اور گھبراہٹ بھی رہتی ہے۔

محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی امریکہ سے واپسی اب لازماً چند دن بعد ہو سکے گی جناب صاحبزادی صاحبہ موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ اور ہر دو کی بخیر و عافیت واپسی کے لئے توجہ سے دعا فرمائیں۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر۔ لاسٹائل ال ہی .... مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ مارچ ۱۹۵۸ء

قائداعظم کا نصب العین

قارئین کی یاددہانی کے لئے یوم جمہوریہ پاکستان کے موقعہ پر معمار پاکستان جناب محمد علی جناح قائد اعظم کی اس تقریر کا ایک اقتباس درج کرتے ہیں۔ جو آپ نے پاکستان بننے کے عین موقعہ پر ۱۱ ستمبر ۱۹۴۷ء کو پاکستان کی دستور ساز اسمبلی میں فرمائی تھی۔ اس تقریر سے ثابت ہوگا۔ کہ آج جو لوگ جداگانہ طریق انتخاب کی حمایت میں یہ دلیل دیتے ہیں کہ "مخلوط انتخاب" پاکستان کے بنیادی اصول کی خلاف ورزی ہے۔ "قائداعظم" کے نقطہ نظر سے کتنی بڑی ہے۔ کیا یہ لوگ پاکستان کے بنیادی اصول کو جناب قائداعظم سے بہتر سمجھتے ہیں۔ اس تقریر سے واضح ہوتا ہے کہ جناب قائداعظم اچھی طرح سمجھتے تھے۔ کہ جداگانہ طریق انتخاب متحدہ ہندوستان میں مسلمانوں کو ایک نہائت اہم وقتی ضرورت کے ماتحت اختیار کرنا پڑا تھا۔ ورنہ وہ کوئی ایسا اصول نہیں جس کو ہمیشہ تک کے لئے پاکستان کے گلے کی مالا بنا کے رکھا جائے۔ قائداعظم نے فرمایا:۔

"اس کے باوجود اس تقسیم میں ان اقلیتوں کے مسئلے سے دامن بچانا ناممکن ہے۔ جو ایک ڈومینین یا دوسری میں رہ جائیں گی یہ بات بالکل ناگزیر تھی۔ اس کے سوا کوئی دوسرا حل نہیں۔ اب ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ اگر ہم پاکستان کی اس عظیم مملکت کو خرم و خوشحال بنانا چاہتے ہیں تو ہمیں چاہیئے کہ ہم باشندوں کی خصوصاً عوام اور غرباء کی فلاح و بہبود پر اپنی تمام کوششیں مرتکز کر دیں۔ اگر تم باہمی تعاون سے کام کرو گے۔ ماضی کو بھول جاؤ گے۔ اور مخالفتوں کو ترک کر دو گے۔ تو تم لازماً کامیاب ہو جاؤ گے۔ اگر تم اپنے ماضی کو بدل دو گے۔ اور اس سپرٹ میں متحد ہو کر کام کرو گے۔ تو تم میں سے ہر ایک خواہ وہ کسی قوم سے تعلق رکھتا ہو۔ خواہ ماضی میں اس کے تعلقات تمہارے ساتھ کیسے ہی رہے ہوں۔ خواہ اس کا رنگ اس کی ذات اس کا عقیدہ کچھ بھی ہو۔ اول دوم اور آخر اس مملکت کا شہری ہے۔ جس کے حقوق و فرائض بالکل مساوی ہیں۔ تو تمہارے عروج و ترقی کی کوئی انتہا نہ ہوگی۔

میں اس معاملے پر انتہائی زور دینا چاہتا ہوں۔ ہمیں اس سپرٹ میں کام شروع کر دینا چاہیئے۔ کچھ مدت میں اکثریت اور اقلیت اور ہندو قوم اور مسلم قوم کی یہ تمام بدنمائیاں غائب ہو جائیں گی کیونکہ آخر مسلمان ہونے کی حیثیت میں بھی تمہارے ہاں پٹھان پنجابی شیعہ سنی وغیرہ موجود ہیں۔ اور ہندوؤں میں بھی برہمن۔ وشنو۔ کھتری۔ اور پھر بنگالی۔ مدراسی وغیرہ ہیں۔ اگر مجھ سے پوچھو تو میں یہ کہوں گا۔ کہ یہ چیز ہندوستان کی آزادی و خود مختاری کے حصول میں سب سے بڑی رکاوٹ رہی ہے اگر یہ بات نہ ہوتی تو ہم مدتوں پہلے آزاد ہو چکے ہوتے۔ دنیا کی کوئی طاقت کسی قوم کو خصوصاً چالیس کروڑ نفوس کی قوم کو اپنا محکوم نہیں رکھ سکتی۔ اگر یہ بات نہ ہوتی۔ تو کوئی تم کو مفتوح نہ کر سکتا۔ اور اگر کر بھی لیتا تو زیادہ مدت تک تم پر اپنا تسلط قائم نہ رکھ سکتا۔ (چیرز) لہذا اس سے ہمیں سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ تم آزاد ہو۔ اس مملکت پاکستان میں تم اپنے مندروں میں آزادانہ جا سکتے ہو۔ اور مساجد اور دوسری عبادت گاہوں میں بھی جانے میں آزاد ہو۔ تمہارا مذہب تمہاری ذات تمہارا عقیدہ کچھ بھی ہو۔ کاروبار مملکت کا اس سے کوئی تعلق نہیں (ہیر ہیر) تم جانتے ہو تاریخ شاہد ہے۔ کہ کچھ مدت پیشتر انگلستان کے حالات آج کل کے ہندوستان کے حالات سے بدتر تھے۔ رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ ایک دوسرے کو آزار پہنچانے میں مصروف تھے آج بھی بعض ایسی مملکتیں موجود ہیں۔ جن میں ایک خاص طبقے کے خلاف امتیازات اور قیود عائد کی جاتی ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ ہم ایسے ایام میں اپنی مملکت کا آغاز نہیں کر رہے۔ ہمارا آغاز ایسے ایام میں ہو رہا ہے۔ جب ایک قوم اور دوسری قوم ایک ذات اور مسلک اور دوسری ذات اور مسلک کے درمیان کوئی فرق و امتیاز نہیں رہا۔ ہم اس بنیادی اصول کی بناء پر آغاز کار کر رہے ہیں۔ کہ ہم تمام شہری ہیں۔ اور ایک مملکت کے مساوی شہری ہیں۔ (پُر زور اظہار مسرت) انگلستان کے لوگوں کو بھی ایک زمانے میں صورت حالات کے حقائق کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ اور ان فرائض اور گرانباریوں سے بھگتنا پڑا تھا۔ جو ان کی حکومت نے ان پر عائد کی تھیں۔ اور وہ اس آگ میں سے قدم بقدم گزر چکے ہیں۔ آج تم بجا طور سے کہہ سکتے ہو۔ کہ رومن کیتھولک اور پراٹسٹنٹ کا کوئی وجود باقی نہیں۔ آج صرف یہ حقیقت موجود ہے کہ ہر شخص برطانیہ عظمےٰ کا شہری ہے۔ ہر شہری کی حیثیت مساوی ہے۔ اور تمام شہری ایک قوم کے افراد ہیں۔

میرے نزدیک اب ہمیں اسی نصب العین کو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ پھر تم دیکھو گے کہ کچھ زمانہ گزرنے کے بعد نہ ہندو ہندو رہیں گے نہ مسلمان مسلمان رہیں گے۔ مذہبی معنوں میں نہیں۔ کیونکہ وہ تو ہر فرد کا ذاتی عقیدہ ہے۔ بلکہ سیاسی معنوں میں سب ایک مملکت کے شہری ہوں گے۔"

(رپورٹ تحقیقاتی عدالت اردو صفحہ ۲۱۵، ۲۱۶)

اس تقریر سے ثابت ہے۔ کہ قائداعظم مرحوم پاکستانیوں کو بلحاظ وطن کے ایک قوم سمجھتے تھے۔ خواہ ان کا مذہب کچھ بھی ہو۔ جس طرح ایک مسلمان پاکستانی ہے۔ اسی طرح ایک ہندو ایک عیسائی اور ایک بدھ بھی پاکستانی ہے۔ اور اسی طرح ان سب کے سیاسی حقوق یکساں ہیں۔ قائداعظم کی یہ ایک نہائت ہی فیصلہ کن تقریر ہے۔ اور ہمیں امید ہے کہ پاکستانی خواہ وہ کسی مذہب کسی دینی فریق سے تعلق رکھتا ہو قائداعظم کے نقطہ نظر کو اپنی آنکھ سے اوجھل نہیں ہونے دیگا۔ اور حقیقت بھی یہ ہے کہ جب تک ان ہدایات پر عمل نہ ہوگا۔ پاکستان صحیح معنوں میں ایک اسلامی ملک نہیں بن سکتا۔

درخواست دعا

مکرم منشی سبحان علی صاحب کاتب ایک سال سے سینہ پھوڑا کی وجہ سے سخت بیمار ہیں۔ آپ لمبے عرصہ تک روزنامہ الفضل میں کتابت کی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ نہائت مخلص اور سلسلہ سے محبت رکھنے والے بزرگ ہیں۔ احباب کرام ان کی اس خطرناک بیماری سے شفایابی اور درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔

فیضانِ نبوّتِ محمّدیہ

تقریر جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ

برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۵۷ء

(قسط نمبر ۳)

میرے دوستو اور بھائیو! مُہر سے نبی بننے کے معنے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایجاد نہیں ہیں۔ بلکہ ایسا الزام جھوٹ ہے۔ افترا ہے۔ مگر ان لوگوں کی طرف سے بار بار یہی کہا جاتا ہے کہ میاں محمود احمد صاحب نے ایک غیر نبی کو نبی بنا دیا ہے اور خاتم النبیین کے یہ معنے کر دیئے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مُہر سے نبی بن سکتا ہے۔

حالانکہ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۲۸ پر فرماتے ہیں:-

"بجز اس کے کوئی نبی صاحب خاتم نہیں۔ ایک وہی ہے جس کی مُہر سے ایسی نبوّت بھی مل سکتی ہے جس کے لئے اُمتی ہونا لازمی ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۸)

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مُہر سے نبی بننے کے معنے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی ایجاد نہیں ہیں بلکہ یہ مُہر سے نبی بننے کے معنے خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیان فرمودہ ہیں۔

احباب کرام! میں آپ کو یہاں ہی نہیں رکھنا چاہتا۔ یہ معنے تو جناب مولوی محمد علی صاحب کو بھی مسلّم تھے۔ چنانچہ مولوی صاحب اپنے رسالہ "احمد مسیح موعود" میں لکھتے ہیں:-

"This Movement holds that the Holy Prophet Muhammad (may peace and blessings of God be upon him) is the Seal of prophets and that no other prophet can appear after him except who is spiritually his disciple. It is only a true Muslim who walks the foot steps of the Holy Prophet that can become a prophet."

یعنی جناب مولوی محمد علی صاحب کہتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نبیوں کی مُہر ہیں اسلئے کوئی نبی آپ کے بعد ظاہر نہیں ہو سکتا۔ بجز اس شخص کے جو روحانی طور پر آپ کا شاگرد ہو۔ یہ صرف ایک سچا مسلمان ہی ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چل کر نبی بن سکتا ہے۔

پس خاتم النبیین کے معنے نبیوں کی مُہر اور اس مُہر کے واسطے سے نبی بننے کے معنی خود جناب مولوی محمد علی صاحب کو بھی مسلّم تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تحریر کے مطابق مسلّم تھے۔ جو حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۸ سے پیش کی گئی ہے۔ مگر آج یہ لوگ الزام دیتے ہیں کہ یہ معنے میاں محمود احمد صاحب کی ایجاد ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مُہر سے نبی بن سکتا ہے۔

پیارے دوستو۔ اتنا تو واضح ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوّت کی مُہر سے آپ کی امت میں جو نبی بنے گا وہ ایک پہلو سے نبی ہوگا اور ایک پہلو سے اُمتی ہوگا۔ اب ذرا مولوی محمد علی صاحب کے اعتراض کی حیثیت کو دیکھیں کہ کیسی بودی اور کمزور ہے۔ کہتے ہیں کہ اے قادیانیو! اگر تم خاتم النبیین کے معنے یہ کرتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مُہر سے نبی بن سکتا ہے۔ تو وہاں کیا معنے کرو گے جہاں حضرت مرزا صاحب نے قرآن کریم کو خاتم الکتب کہا ہے۔ کیا وہاں یہ معنے کرو گے کہ قرآن کریم کی مُہر سے اور کتابیں آسکتی ہیں۔ مولوی محمد علی صاحب کا یہ اعتراض بالکل لچر ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی کے نئی الکتاب لانے کا تعلق تو صرف شارع نبی سے ہوتا ہے نہ کہ غیر تشریعی سے۔ ہمارے اور ان کے درمیان جو نبوت زیر بحث ہے وہ تو اُمتی نبوت ہے۔ نہ کہ تشریعی نبوت۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام لکھتے ہیں کہ "مُہر سے اُمتی نبی بن سکتا ہے"۔ تو کیا وہ اس بات کے قائل ہیں کہ اُمتی کتاب آسکتی ہے کیا غیر مبائعین کسی اُمتی کتاب کا ملنا مانتے ہیں؟ دیکھئے اُمتی تو انسان ہوا کرتا ہے۔ کتابیں اُمتی نہیں ہوا کرتیں اس لئے یہ سوال ہی لغو ہے انسان کے متعلق تو بحث ہو سکتی ہے کہ اُمتی نبی بن سکتا ہے یا نہیں۔ کتاب کے متعلق یہ بحث نہیں ہو سکتی کہ اُمتی کتاب آئیگی پھر اُمتی تو ایک انسان نبی متبوع کی پیروی سے ہوتا ہے۔ مگر کوئی کتاب تو دوسری کتاب کی پیروی نہیں کیا کرتی۔ پھر قرآن شریف کے بعد جو وحی نازل ہوگی وہ غیر تشریعی وحی ہوگی اور غیر تشریعی نبوّت نئی کتاب شریعت نہیں لایا کرتی ہاں اس لحاظ سے کوئی غیر تشریعی وحی کا نام اُمتی کتاب رکھ لے کہ وہ اُمتی انسان کو ملتی ہے۔ تو مطلب اس کا یہ ہوگا کہ یہ ایسی کتاب ہے جو وحی غیر تشریعی پر مشتمل ہے پس اُمتی نبی کے الہامات کا مجموعہ وحی غیر تشریعی پر مشتمل ایک کتاب قرار دی جا سکتی ہے۔ البتہ چونکہ شارع نبی اب کوئی نہیں آسکتا۔ اس لئے نئی شریعت بھی کوئی نہیں آسکتی۔ کیونکہ الکتاب یعنی نئی شریعت کا تعلق تشریعی نبی سے ہوتا ہے۔ پس یہ اعتراض بالکل بودا، کمزور اور لغو ہے۔ بے شک خاتم الشرائع اور خاتم الکتب کے یہ معنے ضرور ہیں کہ اس کے بعد کوئی نئی شریعت نہیں آسکتی۔ جیسے خاتم النبیین کے یہ معنے بھی ہیں کہ اب کوئی شارع نبی نہیں آسکتا۔ البتہ قرآن کریم کی شریعت اور کتاب دو قسم کے الہامات پر مشتمل ہے ایک قسم کے الہامات کا مجموعہ اوامر اور نواہی پر مشتمل ہے جو شریعت کہلاتا ہے۔ اور دوسری قسم کے الہامات کا مجموعہ امور غیبیہ پر مشتمل ہے۔ اور امور غیبیہ کا دروازہ خود قرآن کریم کھلا قرار دیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَ اَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ۔ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ۔

(حٰم سجدہ ع ۴)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لا کر دین میں استقامت دکھاتے ہیں۔ اُن پر خدا تعالیٰ کے فرشتے نازل ہوں گے۔ اور ان پر بشارتیں لیکر آئیں گے۔ اور ان کو خوشخبریاں دینگے یہ خوشخبریاں جو ہیں یہ منقطع نہیں ہیں ان خوشخبریوں کے متعلق حضرت محی الدین ابن عربی علیہ الرحمۃ اس آیت کی تفسیر میں اپنی کتاب فتوحات مکیہ میں ... باب الاستقامۃ کے ماتحت لکھتے ہیں:-

ھٰذَا التَّنْزِیْلُ ھُوَ النُّبُوَّۃُ الْعَامَّۃُ الَّتِیْ لَا تَشْرِیْعَ فِیْھَا۔

قرآن کریم کی اس آیت میں ملائکہ کے ذریعہ جن مبشرات کا ملنا بیان ہوا ہے وہ نبوّت عامہ ہی ہے۔ جو بغیر شریعت کے ہوتی ہے یہ نبوت عامہ تمام نبیوں کو حاصل تھی۔ یہی نبوت مطلقہ ہے۔ جس کے ماتحت پہلے نبی نبی کہلائے۔ پس خاتم النبیین کی مُہر کے فیض سے غیر تشریعی نبی آسکتا ہے۔ جو اُمتی ہو۔ اور خاتم الکتب کی مُہر کے فیض سے اُمتی کو غیر تشریعی الہام ہو سکتا ہے۔ اُمتی کو غیر تشریعی الہام خاتم الکتب کی پیروی میں ملتا ہے۔ اور غیر تشریعی نبوت خاتم النبیین کی پیروی کے بعد ملتی ہے پس خاتم النبیین اور خاتم الکتب کی مُہر کا فیض یکساں چلتا ہے۔ کیونکہ آنحضرت

صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین اس وجہ سے بھی قرار دیا گیا ہے کہ آپ کو قرآن مجید عطا کیا گیا جو اکمل اور اتم شریعت ہونے کی وجہ سے خاتم الکتب اور خاتم الشرائع ہے۔ جس کے بعد کوئی شریعت تو نہیں آئیگی البتہ قرآن مجید کی پیروی کی وساطت سے الہامات الٰہیہ کا دروازہ جو امور غیبیہ پر مشتمل ہوں کھلا ہے

تدریجی انکشاف قابل اعتراض نہیں

ایک بحث غیر مبایعین کی طرف سے یہ اٹھائی جاتی ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے اپنی بعض تحریروں یعنی ازالہ اوہام وغیرہ میں لکھا ہے کہ میں ناقص طور پر نبی ہوں یا میں محدث ہوں یا جزئی نبی ہوں۔ مجھے اعتراف ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایسا لکھا ہے۔ بات دراصل یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ختم نبوت کے حقائق و معارف کا جو علم دیا گیا ہے یہ علم تدریجی طور پر دیا گیا ہے اور آپ پر اپنی شان بھی تدریجی طور پر کھلی ہے۔ اور اس بات میں کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ خود سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اپنی ختم نبوت کی کامل شان تدریجی طور پر کھلی ہے۔ پہلے خود سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ علم حاصل نہیں تھا کہ میں تمام نبیوں کا سردار ہوں اور تمام نبیوں سے افضل ہوں اس وقت ایک شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خیر البریہ کہدیا تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذاک ابراھیم۔ خیر البریہ ہونا یعنی تمام انبیاء سے افضل ہونا میرا مقام نہیں۔ بلکہ یہ مقام حضرت ابراھیم علیہ السلام کا ہے

پھر ایک وقت پر ختم نبوت کی حقیقی شان کا انکشاف ہوگیا تو آپ نے فرمایا کہ فضلت علی الانبیاء بستٍّ اللہ تعالے نے چھ باتوں میں مجھے تمام انبیاء سے افضل بنایا ہے۔ نیز آپ نے فرمایا انا قائد المرسلین میں تمام نبیوں کا لیڈر ہوں۔ نیز آپ نے فرمایا انا سید الاولین والاخرین من النبیین (رواہ الدیلمی) کہ میں تمام پہلے اور پچھلے نبیوں کا سردار ہوں پس جو تعلی شان ہوا کرتی ہے۔ اس کا انکشاف بھی نرالے رنگ میں ہوتا ہے۔ یعنی اس کا انکشاف شروع ہی میں دفعۃً نہیں ہو جاتا بلکہ تدریجاً ہوا کرتا ہے ختم نبوت کی شان چونکہ بالکل نرالی شان تھی۔ کیونکہ یہ پہلے کسی نبی کو حاصل نہ تھی اسلئے اس کا انکشاف نرالے رنگ میں ہوا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت بھی نرالے رنگ کی تھی کیونکہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم تک، جس قدر انبیاء دنیا میں گذرے ہیں۔ اس قسم کی نبوت کسی کو حاصل نہیں ہوئی تھی۔ کیونکہ یہ نبوت امتی نبوت ہے اور وہ نبی سب براہ راست نبی تھے یعنی غیر امتی اور مستقل نبی تھے۔ اس لئے اگر امتی نبوت کے متعلق جو نبوت کی ایک نئی قسم ہے انکشاف تدریجی ہو تو اس میں قطعاً کوئی حرج نہیں اور نہ ہی یہ خلاف عقل ہے اور نہ ہی یہ ایسی بات ہے کہ اس کے متعلق کہا جا سکے کہ آپ پر کوئی لاعلمی کا الزام عائد ہوتا ہے۔

پیارے دوستو اور بھائیو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اپنے مرتبہ اور شان کے متعلق انکشاف کا تدریجاً ہونا ہمیں مسلم ہے ایک زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ختم نبوت کا فیض پانے رسمی عقیدہ کی وجہ سے اس سے زیادہ نہیں سمجھتے تھے کہ وہ فیض آپ کے ایک امتی کو صرف محدثیت تک پہنچاتا ہے۔ اور آپ سے فیض پاکر ہزاروں اولیاء نے یہ مقام پایا ہے۔ اور خود آپ ایک محدث امت ہیں اور خدا تعالے نے آپ کو نبی اور رسول بمعنی محدث کے قرار دیا ہے۔ لیکن اللہ تعالے نے جب ۱۹۰۱ء کے قریب آپکو یہ علم دیا کہ اس کی طرف سے آپ کو صریح طور پر نبی کا خطاب دیا گیا ہے۔ تو آپ نے اپنی نبوت کی یہ تاویل کہ آپ محض ایک محدث امت ہیں ترک فرمادی اور پھر ہمیشہ اپنے تئیں امتی نبی قرار دیا۔ کوئی غیر مبایع دوست ہمیں نہیں دکھلا سکتا کہ ۱۹۰۱ء کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تحریروں میں اپنے آپ کو کبھی بھی محض محدث قرار دیا ہو یا اپنی نبوت کی تاویل محدث کے لفظ سے کی ہو کیونکہ نبوت کے متعلق صراحت ہوجانے کے بعد یہ عقلاً محال ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جیسا عالم دین اور صاحب وحی اور کامل فہم انسان صراحت کو چھوڑ کر تاویل کی طرف مائل ہو۔ صراحت اور تاویل میں تو اجتماع النقیضین ہے اور ان دونوں کا ایک جگہ جمع ہونا محال ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی نبوت اور رسالت کی ایک وقت تک تاویل کرتے رہے۔ لیکن جب خدا تعالے کی طرف سے الہامات میں صراحت ہوگئی تو آپ نے وہ تاویل چھوڑ دی اور اس کا چھوڑنا ضروری تھا۔ اگر ایسا نہ کرتے تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر الزام عائد ہوتا کہ خدا تعالے تو آپ کو صریح طور پر اپنی متواتر وحی میں نبی کہتا ہے اور آپ اب بھی اپنی تاویل نہیں چھوڑتے خدا تعالے تو آپ کو بارش کی طرح وحی سے سمجھاتا ہے مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پھر بھی سمجھ نہیں آتی۔ ایسی بات کا پایا جانا تو صریح نادانی ہے۔ اور یہ صریح نادانی کا الزام آپ پر غیر مبایعین کے عقیدہ کی رو سے عائد ہوتا ہے کہ آپ گویا خدا تعالے کے بار بار سمجھانے پر بھی نہیں سمجھتے۔ ہمارے عقیدہ کی رو سے نہیں۔ کیونکہ جہاں کسی مامور کو نرالی شان عطا کی جائے وہاں اس کے متعلق علم کا مصلحت الٰہی کے ماتحت تدریجاً دیا جانا ضروری ہے اور یہ امر اس مامور من اللہ کی بلند شان کے منافی نہیں کیونکہ یہ مصلحت الٰہی کے تقاضا کی وجہ سے ہے نہ مامور من اللہ کی کسی خامی کی وجہ سے

مسیح موعود کا امتی نبوت اور حضرت مسیح ابن مریم سے افضل ہونے کا دعویٰ

پس پیارے دوستو اور بھائیو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک وقت تک کہتے تھے کہ میں ناقص یا جزوی طور پر نبی ہوں۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ آپ کہتے تھے کہ میں ایک مامور محدث ہوں۔ لیکن جب آپ پر متواتر وحی سے یہ انکشاف ہوگیا کہ آپ کو صریح طور پر نبی کا خطاب دیا گیا ہے۔ تو آپ نے کھلے لفظوں میں اپنی نبوت کو پیش فرمایا۔ مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی . . . . اور ایک پہلو سے امتی۔ (ملاحظہ ہو حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۹ و ۱۵۰)

اعلان

پھر اس انکشاف پر آپ اپنی کتاب خطبہ الہامیہ کے اندر بھی صاف طور پر بیان فرماتے ہیں

انی جعلت فرداً اکمل من الذین انعم علیھم فی اٰخر الزمان

یعنی یقیناً میں انعام یافتہ گروہ کا (جس کا ذکر قرآن کریم میں آیا ہے) فرد اکمل ہوں گویا آپ فرماتے ہیں میں اس گروہ کا ناقص فرد نہیں ہوں۔ مجھے محض محدث نہ سمجھ لینا یہ انعام یافتہ گروہ جس کا آپ ذکر فرما رہے ہیں آیت انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولٰئک رفیقا میں مذکور ہے اس آیت میں انعام یافتہ گروہ کی چار قسمیں بیان کی گئی ہیں۔ اول نبی دوم صدیق۔ سوم شہید۔ چہارم صالح اس انعام یافتہ گروہ میں سے فرد اکمل نبی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ مجھے اس گروہ میں سے فرد اکمل یعنی نبی بنادیا گیا ہے اور پیغامی اب تک یہ رونا رو رہے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب محض ایک محدث ہیں حالانکہ اس انعام یافتہ گروہ کا فرد اکمل صرف نبی ہوتا ہے خدا کا جری مسیح موعودؑ تو یہ اعلان کرتا ہے کہ سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم اس شان کے نبی ہیں کہ آپ کے افاضہ روحانیہ نے اس آخری زمانہ میں مجھے انعام یافتہ گروہ کا فرد اکمل بنا دیا ہے بلکہ اپنے فیضان روحانی سے ایسا بلند مرتبہ بنادیا ہے کہ میں اپنی تمام شان میں حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام سے افضل ہوں۔ مگر غیر مبایعین ابھی تک اسی بحث میں لگے ہوئے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقام محدثیت سے بالا نہیں۔

پیارے دوستو! یہ بات میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خدا انہیں بتاتا ہے اور پھر وہ دنیا میں یہ اعلان کرتے ہیں کہ خدا نے اس امت میں مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے (ریویو آف ریلیجنز جلد اول صفحہ ۲۵۷)

اب مولوی محمد علی صاحب کے بعد غیر مبایعین میں سے ایک نئے مصنف نکلے ہیں انہوں نے ایک کتاب موسوم بہ "قول سدید" لکھی ہے۔ وہ اس کتاب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس فقرہ کی تشریح میں لکھتے ہیں کہ تمام شان حضرت مرزا صاحب کی امتی ہونے کی تھی اس میں آپ حضرت مسیح سے بڑھ گئے ہیں

مصنف "قول سدید" کی یہ بات نہایت مضحکہ خیز ہے کوئی معقول آدمی ان کی یہ بات درست قرار نہیں دے سکتا کہ حضرت مرزا صاحب کی تمام شان امتی ہونے کی تھی اور امتی ہونیکی وجہ سے آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بہت بڑھ گئے ہیں۔ کیا کبھی کوئی امتی امتی ہونے کی وجہ سے ایک مستقل نبی اور ایک عظیم نبی اور ایک اولوالعزم نبی سے افضل ہو سکتا ہے

جماعت احمدیہ یادگیر (جنوبی ہند) کا کامیاب سالانہ جلسہ

انگریز نومسلم مسٹر بشیر احمد صاحب آرچرڈ اور شام کے احمدی نوجوان سید سلیم الحسن الجابی کی جلسہ میں شرکت

جنوبی ہند کا کامیاب تبلیغی دورہ

حسب دستور سابق امسال بھی نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان نے جنوبی ہند کے علاقہ میں تبلیغی دورہ کا پروگرام مرتب کیا۔ اس دورہ میں ہمارے انگریز نومسلم بھائی مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ مبلغ جزائر غرب الہند بھی شامل ہوئے۔ آپ ۱۹۴۴ء میں قبول اسلام کے بعد احمدیت میں داخل ہوئے تھے اور بعد ازاں انگلستان اور سکاٹ لینڈ میں بطور مبلغ کام کرتے رہے اور آجکل جزائر غرب الہند میں تبلیغی فرائض سرانجام دیتے ہوئے رخصت پر ربوہ آئے ہوئے ہیں اسی طرح شام کے ایک احمدی نوجوان مکرم سید سلیم حسن الجابی صاحب بھی اسی دورہ میں شریک ہوئے۔ آپ قبول احمدیت کے بعد ساڑھے چار سال سے دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور اب جلد ہی شام واپس جا رہے ہیں۔ ہر دو معزز مہمان ۱۸ فروری کو قادیان سے روانہ ہوئے اور ۲۰ فروری کو بمبئی پہنچے اور اسی شام بمبئی سے روانہ ہو کر ۲۱ فروری کو بارہ بجے یادگیر پہنچے۔ دونوں حضرات کے اس تبلیغی دورہ میں شرکت کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ دورہ نہایت کامیاب رہا۔ جس کی مختصر رپورٹ حسب ذیل ہے۔

یادگیر میں ۲۱ اور ۲۲ فروری دو دن جلسہ کا پروگرام تھا۔ چنانچہ حسب دستور سابق کوتوالی بلدیہ کے بالمقابل میدان میں جلسہ گاہ جھنڈیوں اور بجلی کے قمقموں سے آراستہ کر کے تیار کیا گیا۔ لاؤڈ سپیکر کے علاوہ مستورات کے لئے پردہ کا بھی انتظام کیا گیا۔ نو بجے شب جلسہ کی کارروائی مکرم مولوی شریف صاحب امینی کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم اور نظم سے شروع ہوئی۔

تلاوت اور نظم کے بعد مولوی محمد اسمٰعیل صاحب نے افتتاحی تقریر میں جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ اور حاضرین سے معزز مہمانوں کا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ یہ مہمان صداقت احمدیت کا زندہ نشان ہیں۔

آپ کے بعد سید سلیم حسن الجابی نے "احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے" کے عنوان کے ماتحت اردو میں تقریر فرمائی اور بتایا کہ جس طرح ایک زندہ انسان ہوتا ہے اور ایک مردہ۔ اسی طرح دنیا میں زندہ مذاہب بھی ہیں اور مردہ بھی۔ جس طرح زندہ انسان انقلاب پیدا کر دیتا ہے اسی طرح میں نے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو دوسرے مذاہب کی نسبت زندہ مذہب پا کر قبول کیا ہے۔ جس کے ذریعہ سے دنیا میں ایک انقلاب پیدا کیا جا سکتا ہے۔ آپ نے حاضرین کو احمدیت کے لٹریچر کے مطالعہ اور تحقیق حق کی پرزور الفاظ میں تحریک کی۔

محترم جابی صاحب کے بعد مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ نے انگریزی میں تقریر کی جس میں آپ نے بعا فرنٹ پر فوجی خدمات سرانجام دینے کے دوران احمدیہ لٹریچر کے ذریعہ سے احمدیت سے متعارف ہونے کا تفصیل سے ذکر کیا اور بتایا کہ میں ۱۹۴۵ء میں دو یوم کے لئے قادیان گیا۔ حضور سے ملاقات کی اور قبول اسلام کی سعادت حاصل کی۔ آپ نے بتایا کہ قبول اسلام سے قبل مجھے اسلام اور حضرت بانی اسلامؐ کے متعلق کئی قسم کے شبہات و اعتراضات تھے۔ لیکن فوجی خدمات سے فارغ ہونے کے بعد قادیان آکر احمدیہ لٹریچر کے اچھی طرح مطالعہ کے بعد ان شبہات و اعتراضات سے میرا دل بالکل صاف ہو گیا۔ اور مجھ پر یہ حقیقت کھل گئی کہ اسلام ہی صلح اور امن کا علمبردار ہے اور حضرت بانی اسلامؐ کی زندگی نہایت پاکیزہ اور اعلیٰ خصائل کا مجموعہ تھی اور آپؐ تمام انسانی نسل کے لئے ایک نیک اور مکمل نمونہ ہیں۔ آپ نے اپنی تقریر میں اسلامی ارکان اور ان کا فلسفہ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ احمدیت کے ذریعہ مجھے اسلام کی سب سے بڑی خوبی یہ معلوم ہوئی کہ اسلام خدا اور بندے کے درمیان زندہ تعلق پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔

آپ کی انگریزی تقریر کا ترجمہ چوہدری مبارک علی صاحب نے کیا۔ مسٹر آرچرڈ کی تقریر کے بعد صاحب صدر مولوی شریف احمد صاحب امینی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انگریزی الہام I shall give you a large party of Islam. "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" اور بصلون علیک ابدال الشام کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ حضورؑ کے یہ الہامات بالکل ابتدائی ہیں۔ اور اس وقت یہ صرف الفاظ ہی معلوم ہوتے تھے۔ لیکن مسٹر بشیر احمد صاحب آرچرڈ اور محترم سید سلیم حسن الجابی ان الہامات کے پورے ہونے کا مجسم نمونہ ہیں۔

جلسہ کا دوسرا دن۔ دوسرا اجلاس ۲۲ فروری کی شب کو ساڑھے نو بجے مکرم سیٹھ معین الدین صاحب امیر چنتہ کنٹہ کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل نے جماعت احمدیہ یادگیر کی طرف سے مولانا ابوالکلام آزاد کی وفات پر اظہار افسوس کے لئے قرارداد تعزیت پیش کی جو بالاتفاق رائے منظور ہوئی اور فیصلہ ہوا کہ اس قرارداد کی نقول حکومت ہند۔ پریس اور مولانا کے عزیزوں کو بھجوائی جائیں۔

قرارداد تعزیت کے بعد مکرم مولوی سراج الحق صاحب مبلغ شولاپور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت قرآن کریم اور نقلی و عقلی دلائل سے ثابت کی۔

آپ کے بعد مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے ان اختلافی مسائل پر قرآن مجید اور احادیث نبویہؐ کی روشنی میں تقریر کی۔ جو ہمارے اور مسلمانوں کے دوسرے فرقوں کے درمیان مابہ النزاع ہیں اور بتایا کہ قرآن مجید اور احادیث کی رو سے حضرت مسیح ناصریؑ جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر نہیں گئے بلکہ وفات پا چکے ہیں۔ اور قرآن کریم اور احادیث نبویہ کی روشنی میں حضرت مرزا صاحبؑ ہی مہدی و مسیح و مجدد زمان ہیں۔ آپ کی شاندار کامیابی اور مخالفین کی ناکامی آپ کی صداقت کا ایک زندہ ثبوت ہے۔

آپ کی تقریر کے بعد مسٹر بشیر احمد صاحب آرچرڈ نے انگریزی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت بیان کرتے ہوئے آپ کی پاکیزہ زندگی اور آپ کے علم کلام کی عظمت اور مخالفین کے آپ کے چیلنج سے عاجز آنے کا ذکر کیا۔

آپ کی تقریر کے بعد چوہدری مبارک علی صاحب نے جماعت احمدیہ کے مستقبل کے متعلق حضورؑ کے الہامات کو بیان کرتے ہوئے بتایا کہ جس طرح حضور کے بعض الہامات اب تک واضح طور پر پورے ہوئے ہیں اسی طرح احمدیت کے مستقبل کی شاندار ترقی کے لئے جو حضور کے الہامات ہیں وہ بھی ضرور پورے ہو کر رہیں گے۔

چوہدری صاحب کی تقریر کے بعد سید سلیم حسن الجابی نے اردو میں صداقت احمدیت پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ میں نے احمدیت میں زندگی کی ... حرکت دیکھی ہے۔ احمدیت اس زندہ خدا کو پیش کرتی ہے جو پہلے بھی کلام کرتا تھا اور آج بھی اپنے بندوں سے کلام کرتا ہے۔ اس کے فرشتے آج بھی نیک بندوں پر نازل ہوتے ہیں جس طرح پہلے نازل ہوتے تھے۔ وہ آج بھی دعاؤں کو سنتا ہے جس طرح وہ پہلے سنتا تھا۔ آپ نے فرمایا برصغیر ہندو پاکستان سے دور ہونے کے باوجود ہم نے احمدیت کو حقیقی معلوم کر کے قبول کر لیا۔ آپ لوگ جو ہندوستان میں ہی رہتے ہیں کیوں ابھی تک اس نعمت سے محروم ہیں۔

بالآخر مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ناظم نے مقررین اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور دعا کے بعد جلسہ کی کارروائی ساڑھے گیارہ بجے اختتام پذیر ہوئی۔

(امیر تبلیغی وفد)

ماہنامہ مصباح ربوہ

ہمیں آپ کے تعاون کی ضرورت ہے اس طرح کہ:-

(۱) اس کے لئے اپنے علمی ادبی اور تحقیقی مضامین ارسال فرمائیں۔

(۲) اپنے تازہ کلام سے مصباح کے صفحات کو مزین فرمائیں۔

(۳) عورتوں سے دلچسپی رکھنے والے تمام امور کے متعلق ہمیں مشورہ دیں اور اس کی خریداری وسیع کر کے اس خدمت میں ہمارے ساتھ شریک ہوں۔

مدیرہ مصباح

خریداران مصباح مطلع رہیں

نیوز پرنٹ نہ ملنے کی وجہ سے مصباح اپریل یکم تاریخ کی بجائے پندرہ اپریل کو ربوہ سے پوسٹ ہو گا۔ انشاء اللہ

ایڈیٹر مصباح۔ ربوہ

درخواست دعا

عزیز عنایت اللہ ولد میاں محمد ... صاحب ساکن لکھیانہ ضلع گجرات زیادہ ... ہے۔ درخواست ہے کہ احباب اس کی صحت کاملہ اور درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔

محمد سعید نیئر دارالرحمت غربی۔ ربوہ

آیت اِنْ مِّنْکُمْ اِلَّا وَارِدُھَا الخ کے صحیح معنے

پادری ڈبلیو گولڈسیک مصنف "الکفارہ" نے یسوع مسیح کے کفارہ ہونے کے ثبوت میں جہاں اور دلائل پیش کئے ہیں وہاں قرآن کریم کی آیت وان منکم الا واردھا الخ (سورۃ مریم) سے بھی استدلال کیا ہے کہ "تم میں سے ہر ایک جہنم میں جائے گا۔ حالانکہ قرآن کریم کی محکمات میں سے یہ آیت موجود ہے کہ الا تزر وازرۃ وزر اخریٰ (سورۃ نجم پ ۲۷) اس میں وازرۃ صیغہ صفت کا ہے۔ اس کا موصوف نفس ہے۔ اسی طرح اُخریٰ بھی صیغہ صفت کا ہے اور اس کا موصوف مقدر ہے۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ کوئی اٹھانے والی جان دوسری جان کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔ اس واضح ارشاد کی موجودگی میں عیسائیوں کا یہ خیال کرنا کہ قرآن شریف سے بھی کفارہ کا ثبوت ملتا ہے کمال درجہ کی خوش فہمی ہے۔ عیسائی کہتے ہیں کہ یسوع مسیح تمام جہان کے گناہوں کا بوجھ اٹھا کر صلیب پر چڑھ گئے۔ اور خدا کی صفت عدل کے تقاضا کو پورا کرنے کیلئے سزا لے لی۔ اگرچہ یہ امر بھی قابل تنقیح ہے کہ یسوع مسیح اپنی رضامندی سے صلیب پر چڑھے تھے یا یہودنا مسعود نے جھوٹے الزامات لگا کر ان کو کافر قرار دیا اور حاکم وقت سے پھانسی کا حکم لیا۔ اس طرح یسوع مسیح کو صلیب دیا گیا۔ اور خود یسوع مسیح "ایلی ایلی لما سبقتنی" کی دعا کرتے رہے کہ اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ تعجب ہے کہ ان حالات میں جو شخص صلیب پر چڑھایا گیا اس کے متعلق یہ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ سارے جہان کے گناہوں کا کفارہ ہو گیا۔ یا للعجب!

آیت وان منکم الا واردھا سے جو استدلال کیا گیا ہے۔ وہ قرآن کریم کے سیاق سباق کو نظر انداز کرکے کیا گیا ہے۔ یہ استدلال ایسا ہی ہے جیسے کوئی آیت لا تقربوا الصلوٰۃ سے استدلال کرے کہ قرآن کریم یہ کہتا ہے کہ نماز کے قریب بھی نہ جاؤ۔ تو اس کا جواب یہی ہے کہ اس آیت کے معنی وانتم سکاریٰ کے ملانے سے صحیح ہوں گے۔ اسی طرح آیت وان منکم الخ میں پادری ڈبلیو گولڈسیک نے سیاق سباق کو نہیں دیکھا۔ اس آیت سے چار آیت پہلے آیا ہے۔ ویقول الانسان ءاذا ما مت لسوف اخرج حیا۔ کہ انسان کہتا ہے کہ جب میں مر جاؤں گا تو کیا ضرور مجھے زندہ کیا جائیگا۔ تو آیت وان منکم میں انہی منکرین قیامت کا ذکر ہے۔ اور خدا فرماتا ہے کہ یقیناً یہ کفار جہنم میں جائیں گے۔ پس پادری صاحب کا اس آیت سے یہ استدلال کرنا بالکل غلط ہے کہ سب لوگ جہنم میں جائیں گے اور خدا کے نیکوکار بندے اور متقی بھی جہنم میں جائیں گے۔ چنانچہ اس کی تائید قرآن کریم کے دوسرے مقامات سے بھی ہوتی ہے۔ خدا فرماتا ہے یوم نحشر المتقین الی الرحمٰن وفدا۔ ونسوق المجرمین الی جہنم وردا۔ کہ ہم متقی اور نیک لوگوں کو رحمٰن کی طرف وفد کی صورت میں جمع کریں گے اور مجرم لوگوں کو جہنم کی طرف چلائیں گے۔ گویا اس آیت میں متقین اور مجرمین کو ممتاز کر دیا۔ ایک دوسرے مقام میں فرماتا ہے ان الذین سبقت لہم منا الحسنیٰ اولٰئک عنہا مبعدون۔ لا یسمعون حسیسہا وھم فی ما اشتہت انفسہم خالدون یعنی متقی تو دوزخ کی بھنبھناہٹ تک نہ سنیں گے اور جس حالت کو وہ پسند کریں گے اس میں ہمیشہ رہیں گے پس ان منکم الا واردھا الخ سے یہ مراد ہے کہ اے منکرین قیامت تم سب دوزخ میں جاؤ گے۔ پھر آیت ثم ننجی الذین اتقوا ونذر الظٰلمین فیہا جثیا (مریم) میں اختصار سے حقیقت کی طرف اشارہ کر دیا کہ خلاصہ کلام یہ ہے کہ ہم متقی لوگوں کو نجات دیں گے اور ظالم اور منکرین قیامت جہنم میں جلتے رہیں گے۔ فافہم!

(خاکسار۔ قمر الدین مولوی فاضل ربوہ)

درخواست دعا میرے پوتے عزیز سلیم الرحمٰن طوبعرہ کو بزرگان سلسلہ اور احباب کرام اور درویشان قادیان کی دعاؤں سے پہلے کی نسبت آرام ہے مگر گلوں کی تکلیف ہے احباب اس کے لئے درد دل سے رمضان شریف میں دعا فرمائیں۔ خداوند کریم اس تکلیف کو بھی دور فرما کر صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین نیز میرے بڑے لڑکے لطف الرحمٰن سلمہ کراچی کے بچوں کی صحت کیلئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ (شیخ کظیم الرحمان ربوہ)

فاستبقوا الخیرات کے معنے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے اپنے ۲۸ فروری کے خطبہ جمعہ میں تحریک وقف جدید کے شاندار نتائج بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

"قرآن کریم نے مومن کا یہی کام بتایا ہے کہ وہ نیکیوں میں آگے بڑھتا ہے اور جب کوئی پیچھے رہ جائے تو اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ شامل کر لیتا پھر اور آگے بڑھتا ہے اور جو پیچھے رہ جائے اسے پھر اپنے ساتھ شامل کرنے کی کوشش کرتا ہے اس طرح وہ قدم بقدم آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اور ساتھ ہی اپنے پیچھے رہ جانے والے بھائیوں کا بھی خیال رکھتا ہے اور ان کو بھی اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کرتا ہے یہاں تک کہ دنیا میں نیکی ہی نیکی قائم ہو جاتی ہے یہی فاستبقوا الخیرات کے معنے ہیں۔

جملہ ممبران مجلس خدام الاحمدیہ سے گذارش ہے کہ وہ نہ صرف خود اس مبارک تحریک میں حصہ لیں بلکہ اپنے پیارے آقا کے اس ارشاد کی روشنی میں اپنے دوسرے بھائیوں کو بھی اس تحریک میں شمولیت کی ترغیب دلائیں۔ قائدین مجالس جنہیں خدام الاحمدیہ کی تنظیم میں ایک اہم ذمہ داری سپرد ہے ان کا فرض ہے کہ وہ حضور کی اس سکیم کو کامیاب بنانے کے لئے پوری کوشش کریں اور مرکز کو اپنی مساعی سے مطلع رکھیں۔

(مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تقریب شادی

خاکسار کے لڑکے عزیزم ڈاکٹر عبد القادر صاحب سول سرجن و ڈسٹرکٹ ہیلتھ افیسر شیخوپورہ کا نکاح عزیزہ طاہرہ خانم صاحبہ بی اے بی ٹی بنت مکرم ڈاکٹر محمد طفیل خان صاحب مرحوم لائلپور کے ہمراہ بعوض مبلغ ۵۰۰۰/- روپے حق مہر مورخہ ۲۴/۲/۵۸ کو پڑھا گیا تھا مورخہ ۱۶/۳/۵۸ بعد نماز عصر تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ دعوت ولیمہ مورخہ ۲۳/۳/۵۸ بروز اتوار بمقام شیخوپورہ کی گئی۔ جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے

(غلام مجتبیٰ پنشنر شیخوپورہ)

ولادت

۱۔ میرے بھائی عزیز نذیر احمد سیالکوٹی سپرنٹنڈنٹ الیف پی او۔ ای ایم ای کوئٹہ کے ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۵ فروری ۱۹۵۸ء کو دوسری لڑکی تولد ہوئی ہے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے بچی کا نام امۃ الکریم تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ بچی کی درازی عمر اور نیک اور والدین کے لئے قرۃ العین اور خادمہ دین ہونے کے لئے دعا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں"۔ (بشیر احمد سیالکوٹی دفتر حفاظت مرکز ربوہ)

۲۔ بتاریخ ۱۳/۲/۵۸ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچہ کا نام عبد الشکور تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

(عبد اللہ خان نمبردار موضع چھانگا۔ متصل ڈسکہ)

۳۔ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو اپنے فضل سے پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک۔ صالحہ۔ خادمہ دین اور ہمارے لئے قرۃ العین بنائے۔

چوہدری رفیق احمد ہیڈ ماسٹر بہلولپور چک ۱۲۷/R.B ضلع لائلپور

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے

اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کرے۔

(مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۴۸۲۲ میں انور اسلام زوجہ چوہدری خورشید احمد صاحب قوم گھمن پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۶۳/D-B نہر بہاول کنال ڈاکخانہ چک ۱۱۷ ضلع بہاولپور مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا اس وقت حق مہر ۵۰۰/- زیور طلائی پانچ تولے قیمتی مبلغ ۵۰۰/- روپے جو کہ میں نے مہر میں بذریعہ زیور خاوند سے وصول کر لیا ہے۔ اس وقت ۵۰۰/- روپے کے ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہے۔ نیز بوقت وفات جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

الامۃ:۔ انور اسلام زوجہ چوہدری خورشید احمد صاحب نشان انگوٹھا موصیہ

گواہ شد:۔ چوہدری خورشید احمد صاحب خاوند موصیہ مذکور نشان انگوٹھا

گواہ شد:۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ ۲۹/۱/۵۸

گواہ شد:۔ محمد صادق سیکرٹری مال و پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ۸۳ چک سب تحصیل و ڈاکخانہ منڈی یزمان ضلع بہاولپور

نمبر ۱۴۸۲۳ میں چوہدری غلام نبی ولد چوہدری محمد شعبان صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن بہاولنگر ڈاکخانہ خاص ضلع بہاولنگر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۲/۵۸ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ مکان سکنی خام و پختہ دس مرلہ واقع سوڈا محلہ بہاولنگر جس کی قیمت اس وقت پانچ ہزار روپے ۵۰۰۰/- ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز اس کے علاوہ میری آمد ماہوار بذریعہ ملازمت مبلغ ۱۱۰/- روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ادا کرتا رہوں گا۔ میری بوقت وفات جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ ۱۵/۲/۵۸

العبد:۔ غلام نبی بقلم خود قانونگو بہاولنگر معرفت شیخ اقبال الدین صاحب جنرل پریذیڈنٹ امیر جماعت احمدیہ بہاولنگر۔

گواہ شد:۔ منظور احمد فرزند موصی مذکور بقلم خود ۱۵/۲/۵۸

گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ ۱۵/۲/۵۸

نمبر ۱۴۸۲۵ میں برکت بی بی زوجہ چوہدری غلام نبی صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن بہاولنگر ڈاکخانہ خاص ضلع بہاولنگر۔ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۲/۵۸ کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپے بذمہ خاوند ہے۔ زیور طلائی وزنی ۳ تولہ قیمتی ۲۰۰/- روپے ہے زیور نقرئی ۱۴ تولہ ہے جس کی قیمت ۵۰/- روپے ہے کل میزان ۲۰۰/- ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز میری وقت وفات جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:۔ نشان انگوٹھا برکت بی بی زوجہ غلام نبی

گواہ شد:۔ غلام نبی خاوند موصیہ معرفت شیخ اقبال الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ بہاولنگر۔

گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ ۱۵/۲/۵۸

نمبر ۱۴۸۲۶ میں ماجدہ بی بی زوجہ محمد عبد القادر خان شکرانی قوم قریشی ہاشمی پیشہ خانہ داری عمر چالیس سال بیعت ۱۹۴۲ء چک ساکن بستی سلطان خان موضع رسول پور ڈاکخانہ اوچ شریف ضلع بہاولپور مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۲/۵۸ کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت حق مہر واجب الوصول ۱۰۰/- روپے۔ بطور احسان جو خاوند نے زیور دیا ہوا ہے ۱۰۰/- روپیہ۔ زیور ذاتی طلائی وزنی تین تولہ قیمتی ۳۰۰/- روپے۔ نقد ۳۵۰/- الاضی زرعی ربع ۲۵/- واقع موضع شکرانی کل قیمتی ۱۸۰۰/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ تعدادی ۱۸۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میری بوقت وفات جس قدر اس نقد ارضی کے سوا جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکورہ بالا ہوگی۔

الامۃ ماجدہ بی بی ۱۵/۲/۵۸

گواہ شد محمد عبد القادر ولد عبد العزیز خان بلوچ ساکن بستی سلطان موضع رسول پور ڈاکخانہ اوچ شریف بقلم خود

گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ ۱۵/۲/۵۸

پتہ موصیہ:۔ ماجدہ بی بی زوجہ محمد عبد القادر خان ہیڈ سیاہیہ نویس ڈی سی آفس بہاولنگر

نمبر ۱۴۸۲۷ میں محمد عبد القادر ولد عبد العزیز خان قوم بلوچ قریشی ہاشمی پیشہ ملازمت عمر ۴۸ سال پیدائشی احمدی ساکن بستی سلطان موضع رسول پور ڈاکخانہ اوچ شریف ضلع بہاولپور مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۲/۵۸ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے (۱) اراضی زرعی و غیر زرعی مصروف غیر ممکن دریا وغیرہ واقع شکرانی ۳۵ بیگہ مالیتی ۳۵۰۰/- (۲) اراضی از قسم کھنڈرات واقع موضع رسول پور ۱۵ بیگہ مالیتی ۱۵۰۰/- (۳) دو قطعہ اراضی سفید تعدادی دس دس مرلہ واقع محلہ دار الیمن ربوہ مالیتی ۸۰۰/- کل مالیتی ۵۸۰۰/- روپے۔

(۴) ملازمت جس میں اصل تنخواہ ۱۹۲/- الاؤنس مہنگائی ۴۸ کل ۲۴۰/- - میں اس جائیداد مندرجہ بالا کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور تنخواہ ماہوار کے ۱/۱۰ کی ادائیگی تازیست ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ نیز اگر کوئی اور جائیداد ماسوائے مندرجہ بالا کے میری وفات پر روشناس ہو تو اس کی وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ مذکور کرتا ہوں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن مذکور ہوگی۔

العبد محمد عبد القادر بقلم خود

گواہ شد:۔ منظور احمد ولد چوہدری غلام نبی سکنہ سوڈا بستی بہاولنگر قوم ارائیں بقلم خود ۱۵/۲/۵۸

گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ

نمبر ۱۴۸۲۴ میں محمد یوسف ولد محمد دین صاحب قوم راجپوت پیشہ دکانداری۔ عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن نواب شاہ۔ خاص ضلع نواب شاہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۲/۵۸ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری منقولہ یا غیر منقولہ کوئی جائداد اس وقت نہیں۔ مجھے والدین کی طرف سے ۲۵/- روپے ماہوار جیب خرچ کے طور پر ملتے ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میری وفات پر کوئی میری جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔

العبد خاکسار محمد یوسف

گواہ شد محمد دین والد موصی دکاندار سٹیشن روڈ نواب شاہ سندھ

گواہ شد:۔ غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ نواب شاہ

نمبر ۱۴۷۳۵ میں سرفراز خاں ولد گل محمد خاں قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت ۲۹ نومبر ۱۹۳۱ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱۰/۵۷ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت منقولہ و غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں ہے۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ مبلغ ۷۵/- روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا ترکہ ملے تو اس پر بھی نیز میرے مرنے کے بعد جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد:۔ سرفراز خاں مددگار کارکن دفتر بیت المال۔ ربوہ

گواہ شد:۔ غلام قادر کارکن نظارت بیت المال ربوہ ۲۲/۱۰/۵۷

گواہ شد محمد صدیق صدر محلہ ربوہ

دین کو دنیا پر مقدم رکھو!

"عوام میں نمایاں اور شکست خوردگی کا احساس پھیلا ہوا ہے"

یوم جمہوریہ ۱۹۵۶ء پر وزیراعظم نون کی نشری تقریر

کراچی ۲۵ مارچ وزیراعظم ملک فیروز خاں نون نے اعتراف کیا ہے کہ عوام میں نمایاں اور شکست خوردگی کا شدید احساس پیدا ہو گیا اور ملک کی اقتصادی حالت انتہائی پریشان کن بلکہ قریب قریب سنگین ہو گئی ہے۔

وزیراعظم نے یوم جمہوریہ پر اپنی نشری تقریر میں ملک کی مختلف النوع دشواریوں اور مسائل کی تفصیل بیان کی۔ اس سلسلہ میں انہوں نے غلہ کی شدید قلت (جس کے باعث کثیر زرمبادلہ خرچ کرنا پڑ رہا ہے) مغربی پاکستان میں سیم اور تھور سے پیدا شدہ مسائل، مشرقی پاکستان میں سمگلنگ اور بے زمین کاشتکاروں کی جانب سے آبادکاری کے مطالبہ، زرعی پسماندگی اور افراط زر کے خطرات کا خاص طور پر ذکر کیا۔

وزیراعظم نے ان تمام خرابیوں کا واحد علاج عام انتخابات کو قرار دیا اور انہوں نے واضح الفاظ میں اس یقین دہانی کا اعادہ کیا کہ موجودہ حکومت قومی اسمبلی کی قرارداد کے تحت اس سال نومبر میں انتخابات منعقد کرانے کی پابند ہے۔

ملک نون نے قوم کو یہ خوشخبری سنائی کہ موجودہ یوم جمہوریہ جس نئے سال کا پیغام لایا ہے وہ بہت اہم ہوگا۔ کیونکہ عوام آزادانہ اور غیر جانبدارانہ طور پر اپنے نمائندے منتخب کر کے صوبائی اور مرکزی اسمبلیوں میں بھیجیں گے۔

آپ نے عوام سے اپیل کی کہ وہ اس موقع سے پورا فائدہ اٹھائیں۔ وسیع تر قومی مفاد کو فرقہ وارانہ اور صوبائی مفادات پر ترجیح دینے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے ملک فیروز خاں نون نے کہا "عوام کو چاہیئے کہ وہ صرف ایسے لوگوں کو منتخب کریں جو اپنے ملک کی خلوص، دیانتداری اور انکسار کے ساتھ خدمت کر سکیں۔

نئے مسائل پر ملول ہونے کی بجائے انہیں حل کرنے کی کوشش کیجئے

پاکستان کو مثالی اسلامی جمہوریہ بنانے کے لئے گورنر کی اپیل

لاہور ۲۵ مارچ۔ ہم زمانہ حاضر کے جن خوشحال ملکوں کی مدح و ستائش کرتے ہیں اور جن کے معاشرتی حالات اور سیاسی نظام کو نظر استحسان سے دیکھتے ہیں ان سب کو اپنی موجودہ خوشحالی اور معیار زندگی کی بلندی حاصل کرنے کے لئے سنگین مسائل کا سامنا کرنا اور متعدد آزمائشوں سے گذرنا پڑا تھا

یہ الفاظ مغربی پاکستان کے گورنر مسٹر اختر حسین نے کل تیسرے یوم جمہوریہ پر ایک تقریر نشر کرتے ہوئے کہے۔ آپ نے کہا ہر نئے مسئلہ اور ہر نئے چیلنج پر ملول و غمگین ہو کر ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جانے کی بجائے ہمیں پہلے سے بھی زیادہ جوش کے ساتھ کام کرنا چاہیئے اور اس کے لئے اپنی تمام صلاحیتوں اور اپنے تمام وسائل کو خلوص کے ساتھ وقف کر دینا چاہیئے تاکہ ہم بھی ترقی کی منزل پر پہنچ سکیں اور قوموں کی برادری میں اپنا مناسب مقام حاصل کر سکیں۔

گورنر نے پاکستان کو ایک مثالی اسلامی مملکت بنانے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے آٹھ بنیادی اصول بیان کئے جن پر عمل کر کے یہ مقصد حاصل کیا جا سکتا ہے یہ اصول حسب ذیل ہیں:-

(۱) تمام انسان ایک عالمی برادری کے ہم مرتبہ رکن ہیں (۲) تمام مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اسلامی معاشرے میں مساوات اور اخوت کو فروغ دیں اور یہ ضرورت فراموش نہ کریں کہ اپنے ملک کے دوسرے مذہب والوں سے بھی انسانی سلوک ضروری ہے۔ اس سلسلہ میں انہیں حقیقی اسلامی رواداری پر عمل کرنا چاہیئے (۳) پاکستان کے تمام شہریوں کو عقیدے۔ مذہب اور اپنے پسندیدہ طرز معاشرت کو اختیار کرنے کی آزادی ہونی چاہیئے۔ خواہ وہ کسی مذہب یا نسل سے تعلق رکھتے ہوں۔ (۴) نظم و نسق اور امور مملکت چلانے کے لئے صرف قابلیت اور اہلیت کو بنیاد بنا دیا جائے (۵) ہر شخص کو حق ہونا چاہیئے کہ وہ اپنے لئے پیشے کا انتخاب کرے اور سخت محنت اور دیانتداری سے جتنی دولت کما سکتا ہو کمائے اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ قومی دولت کو منصفانہ طور پر تقسیم کیا جائے۔ کیونکہ قومی دولت کو کسی ایک فرد کی محنت کا ثمرہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ مفلوک الحال اور نادار لوگوں کو قومی دولت میں ان کے حصہ سے محروم نہیں کرنا چاہیئے (۶) اسلامی جمہوریہ میں عورت اور مرد کے حقوق و فرائض فطری اور لازمی فرق کے سوا یکساں ہونے چاہئیں (۷) اسلامی جمہوریہ میں کسی کو خاص مراعات حاصل نہیں ہو سکتیں۔ مذہبی علماء و فضلا اپنے علم کی وجہ سے یقیناً قابل احترام ہیں لیکن دینی زندگی پر ان کی اجارہ داری نہیں ہونی چاہیئے (۸) اسلامی جمہوریہ میں مملکت پر ہر فرد کی بنیادی ضرورتوں۔ رہائش، خوراک تعلیم اور صحت کی ذمہ داری عاید ہوتی ہے۔

گورنر نے پاکستان کے موجودہ مسائل کا جائزہ لیا۔ اور کہا کہ بعض ناگزیر حالات کی بنا پر کچھ خرابیاں پیدا ہو گئی ہیں اور ترقی میں رخنے پڑ گئے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہمیں یہ ماننا پڑے گا کہ بعض کوتاہیاں اس وجہ سے سرزد ہوئی ہیں۔ کہ جس قسم کی بصیرت اور سیرت درکار تھی اس کا ثبوت ہم نے اپنے عمل سے نہیں دیا

آخر میں مسٹر اختر حسین نے عوام کو مشورہ دیا کہ ہر شخص کو اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھنا چاہیئے۔ کہ جن خرابیوں کے خلاف وہ احتجاج کرتے ہیں وہ خود تو ان میں مبتلا نہیں ہیں۔

فیضانِ نبوتِ محمدیہ

(بقیہ صفحہ ۴)

دنیا کا کوئی انسان جو محض امتی اور نبی کے فرق کو جانتا ہو۔ مصنف قول سدید کی اس بات کو معقول قرار دینے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ بات سراسر لغو اور باطل ہوا ہے۔ لیکن تعجب ہے اس پر بڑا فخر کیا جا رہا ہے۔ ہمیں مصنف قول سدید طعنہ دیتا ہے کہ ہمیں اتنی معلومات بھی سمجھ میں نہیں آتی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام امتی ہونے کی شان میں حضرت مسیح ابن مریم سے بہت بڑھ کر ہیں۔

(باقی)